عہد کی پاسداری، ایمان کی علامت

''ہر دھوکہ باز کیلئے قیامت کے دن ایک جھنڈا ہوگا اور جس قدر اس نے دھوکہ دیا ہوگا اسی قدر اس کا جھنڈا اونچا اٹھایا جائے گا۔ خبردار! جو امیر اپنی رعایا سے دھوکہ کرے اس سے بڑا دھوکہ باز کوئی نہیں''

اسلام محض پوجا پاٹ اور چند مذہبی رسومات کے ادا کر دینے کا نام نہیں بلکہ یہ ایک مکمل ضابطہ زندگی اور کامل نظام حیات کا نام ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے ''بے شک اللہ کے نزدیک الدین صرف اسلام ہے'' (آل عمران 19) الدین سے مراد وہ صحیح اور درست ضابطہ حیات اور وہ نظام زندگی ہے جو حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے ذریعے بھیجا گیا، اس دین کی تکمیل کا اعلان حجۃ الوداع کے موقع پر کیا گیا ''آج کے دن میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا ہے اور تمہارے اوپر اپنی نعمت کی تکمیل کر دی ہے اور تمہارے لئے اسلام کو بطور دین پسند کر لیا ہے'' (المائدہ 3)

علمائے امت اور فقہائے کرام نے دین کی تعلیمات کو 3 حصوں میں تقسیم کیا ہے، عقائد، عبادات اور معاملات۔ عقائد کو اسلامی نظام زندگی میں بنیاد اور اساس کا درجہ حاصل ہے جبکہ عبادات اس عظیم الشان عمارتِ اسلام کے مضبوط ستون اور اس کے در و دیوار ہیں۔ معاملات کو اس عمارت کے زیر سایہ بسنے والے افراد کے درمیان انسانی ہمدردی، باہمی الفت و محبت اور حسن معاشرت کا درجہ حاصل ہے۔ اسلامی عبادات اللہ سے تعلق کو مضبوط کرنے، اس کا قرب حاصل کرنے اور اسکی رضا تک پہنچنے کا ذریعہ ہیں۔ یہی عبادات دلوں میں تقویٰ اور خوف الٰہی پیدا کرتی ہیں جو ہر بھلائی اور خیر کا سرچشمہ ہے جس کے ذریعے انسانی زندگی حسین عمل، اعلیٰ اخلاق رویوں اور بہترین سیرت کی کلیدی ہے یہی وجہ ہے کہ نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج، اذکار مسنونہ اور دعا و مناجات ان ساری عبادات کا مقصد دلوں میں خوف الٰہی اور تقویٰ کی آبیاری ہے۔ تقویٰ اور خوف الٰہی ہی تمام بھلائیوں اور خیر کا سرچشمہ ہے۔ حدیث مبارکہ ہے ''اللہ کا خوف ہی حکمت کی چوٹی ہے'' اور قرآن کی شہادت یہ ہے کہ ''جس کو حکمت عطا کی گئی اسے خیر کثیر مل گئی'' (البقرہ 269)

حکمت، اللہ تعالیٰ کی وہ نعمت ہے جس کے ذریعے مومنانہ بصیرت حاصل ہوتی ہے، اللہ کی معرفت تک رسائی اسی سے ملتی ہے۔ کائنات میں غور و فکر سے اشیاء کی حقیقت کو سمجھنا اور خود اپنی ذات کی معرفت حاصل کرنا بھی حکمت و دانائی کے بغیر ممکن نہیں۔ ایک دانا اور حکیم انسان تو وہی ہو سکتا ہے جو ہمیشہ اپنی آخرت اور عاقبت کیلئے فکرمند بھی ہو اور اس حقیقی زندگی کیلئے سعی و جہد بھی کرے جیسا کہ حدیث مبارکہ ہے ''عقلمند انسان وہ ہے جو ہر وقت اپنا احتساب کرتا ہے اور آخرت کیلئے عمل کرتا ہے جبکہ عاجز یا بے وقوف وہ ہے جو اخروی زندگی کیلئے عمل کوئی نہیں کرتا مگر اللہ پر خالی امیدیں باندھتا رہتا ہے''

دور حاضر میں جہاں انسانی اور دینی قدریں پامال ہوتی جارہی ہیں وہاں دینی کا وسیع اور ہمہ گیر تصور بھی ذہنوں سے اوجھل ہوتا جارہا ہے۔ کچھ دینی رسومات کو ادا کر لینے کا نام تقویٰ اور پرہیزگاری رکھ لیا گیا ہے جس کی وجہ سے بڑے بڑے عبادت گزاروں کے معاملات میں خوف الٰہی کی کوئی رمق نہیں ملتی۔ معاملات سے مراد انسانوں کے باہمی تعلقات، لین دین، تجارت اور کاروبار، رشتہ داروں اور پڑوسیوں کے حقوق، اولاد اور والدین کے باہمی حقوق و فرائض، آجر و اجیر کے باہمی معاملات، چھوٹوں اور بڑوں کے حقوق و فرائض،

رعایا اور حکمرانوں کے باہمی معاملات، الغرض انسان کے دوسرے انسانوں سے جو بھی تعلقات ہوں وہ معاملات ہی کے دائرے میں آتے ہیں اسی لئے کہا جاتا ہے ''دین تو معاملات ہی کا نام ہے''

امام مسلم اور امام ترمذی نے اس مشہور حدیث کو نقل کیا ہے جو حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ''کیا تم جانتے ہو مفلس کون ہے؟'' صحابہ کرامؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! ہمارے ہاں مفلس تو وہ ہوتا ہے جس کے پاس درہم ہو نہ دینار اور نہ ہی ساز و سامان۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا ''میری امت کا مفلس وہ ہے جو قیامت کے دن نماز، روزے اور زکوٰۃ لے کر آئے گا مگر اس حالت میں آئے گا کہ کسی کو گالی دی ہوگی، کسی پر تہمت لگائی ہوگی، کسی کا مال کھایا ہوگا، کسی کا خون بہایا ہوگا اور کسی کو مارا پیٹا ہوگا۔ پھر اس کی نیکیاں اس کے مظالم کے قصاص کے طور پر ایک، ایک مظلوم لے لے گا۔ جب اسکی نیکیاں ختم ہو جائیں گی تو مظلوموں کے گناہ لے کر اس ظالم پر ڈال دیئے جائیں گے پھر اسے دوزخ میں پھینک دیا جائے گا''

یقیناً یہ ایک خوفناک انجام اور رونگٹے کھڑے کر دینے والا منتظر ہے جس سے یہ حقیقت سامنے آتی ہے کہ حقوق العباد میں کوتاہی کرنے والا نماز روزے کے باوجود جہنم کا ایندھن بنے گا۔ ذرا اپنی گزشتہ زندگی کے ایک ایک عمل کو یاد کیجئے۔ اپنا احتساب کیجئے اور آئندہ اپنے عمل کی اصلاح کی کوشش کیجئے۔ معاملات کا دائرہ تو بہت وسیع ہے۔ دین میں مالی معاملات کو بہت ہی اہمیت دی گئی ہے۔ تجارت اور کاروبار میں جھوٹ، بددیانتی، بدعہدی، دھوکہ دہی اور ذخیرہ اندوزی کو سخت ناجائز بلکہ حرام قرار دیا گیا ہے۔

ترمذی شریف کی روایت ہے کہ تاجر لوگ قیامت کے دن نافرمان اور بدکار اٹھائے جائیں گے سوائے ان کے جنہوں نے اپنی تجارت میں تقویٰ، نیکی اور سچائی کی راہ اختیار کی ہوگی۔ دوسری روایت بھی ترمذی نے بیان کی ہے۔ دیانت دار تاجر قیامت کے دن انبیاء، صدیقین اور شہداء کے ساتھ اٹھایا جائے گا۔

جھوٹ، بددیانتی اور بدعہدی حدیث کی رو سے منافق کی 3 علامات ہیں جبکہ قرآن مجید میں فرمایا جھوٹ بولنے والے پر اللہ کی لعنت ہے۔ دوسری جگہ فرمایا ''جھوٹ بولنے والے کو ہدایت نصیب نہیں ہوتی'' نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے کہ ''جھوٹ ہلاک کر دیتا ہے یعنی تباہ و برباد کر ڈالتا ہے جبکہ سچائی نجات کا ذریعہ ہے۔ ارشاد باریٰ تعالیٰ ہے ''اللہ اس بات کی شہادت دیتا ہے کہ منافقین ہی جھوٹے ہوتے ہیں'' (المنافقون 1) نبی کریم ﷺ نے فرمایا ''مومن سب کچھ ہو سکتا ہے مگر جھوٹا اور بددیانت نہیں ہو سکتا (رواہ امام احمد) آپ ﷺ نے فرمایا ''بہت بڑی خیانت یہ ہے کہ تم اپنے بھائی سے کوئی بات کرو، وہ تمہیں سچا سمجھ رہا ہو جبکہ تم اس سے جھوٹ بول رہے ہو'' (ترمذی) ارشاد نبوی ﷺ ہے ''قیامت کے دن اللہ اس شخص کو سخت عذاب دے گا، اس کو گناہوں سے پاک نہ کرے گا نہ اس سے کلام کرے گا جو جھوٹ بول کر کوئی چیز فروخت کرے'' دوسری روایت ہے ''جس نے جھوٹی قسم کھا کر کسی مسلمان کا مال ناحق حاصل کیا، وہ اللہ سے اس طرح ملاقات کرے گا کہ اللہ اس پر غضب ناک ہوگا'' ایک اور حدیث مبارکہ میں ہے ''جھوٹی قسم کھا کر دوسرے کا مال ناحق لینے والے پر جنت حرام اور جہنم واجب کر دی جائے گی'' صحابہ کرامؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اگرچہ وہ کوئی معمولی چیز ہو؟ آپ ﷺ نے فرمایا ''اگرچہ پیلو کی ایک لکڑی یعنی مسواک ہی کیوں نہ ہو''

شاید کسی کو تعجب ہو کہ مسواک کے ناحق لینے پر جہنم کا عذاب ہوگا؟

ہاں! اسلئے کہ اس شخص نے جھوٹی قسم کھا کر اگر ایسا کیا ہوگا تو یہ بہت بڑا جرم ہے۔ ایک تو جھوٹ بولنا اور دوسرا اس پر اللہ کو گواہ بنانا۔ امام حاکمؒ اور ابن ماجہ نے روایت بیان کی ہے کہ قیامت کے دن جھوٹی گواہی دینے والے کے قدم ہل نہیں سکیں گے جبکہ آگ اس پر واجب نہ کر دی جائے۔

اسلام سچا دین ہے اور وہ اپنے ماننے والوں کو سچائی اور راست بازی کی تاکید کرتا ہے لیکن اس کے باوجود ہمارا حال کیا ہے، ہمارے حکمران، سیاسی لیڈر اور اسمبلی ممبران کتنے سچے اور دیانتدار ہیں اس کے ثبوت سے اخبارات کے صفحات اور ٹی وی اسکرین کالی ہو چکی ہیں۔ عدالتوں میں رشوت دے کر جھوٹے مقدمات قائم کئے جاتے ہیں۔ بعض وکیل جھوٹ کی وکالت کرتے ہیں اور عدالتوں میں جھوٹے گواہ پیش کئے جاتے ہیں جو اللہ کا نام لے کر جھوٹی شہادت دیتے ہیں اور اس کے ذریعے اپنے پیٹ میں آگ بھرتے ہیں۔

معاملات میں جھوٹ کے بعد دوسرا بڑا گناہ خیانت ہے جو جھوٹ ہی کی طرح ہمارے معاشرے کا کلچر بن چکا ہے اور بدقسمتی سے جھوٹ اور بددیانتی کے عالمی ریکارڈ رکھنے والے بڑے بڑے عہدوں پر فائز ہیں جبکہ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے ”جو دیانت نہ برتے اس کا کوئی ایمان ہی نہیں“ رسول اکرم ﷺ نبوت و رسالت سے قبل مشرکین کے درمیان صادق اور امین مشہور تھے۔ آپ ﷺ کا فرمان ذی شان ہے ”اس کے ساتھ بھی خیانت نہ کرو جو تمہارے ساتھ خیانت کرتا ہو“ (ترمذی) مشرکین مکہ آپ ﷺ کے قتل کے ارادہ سے گھر کا محاصرہ کئے ہوئے تھے اور آپ ﷺ کو اُن کی امانتوں کی فکر پڑی ہوئی تھی۔

ابوداؤد کی روایت ہے، حدیث قدسی ہے ”بے شک اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جو لوگ شراکت میں کاروبار کرتے ہیں میں ان کے درمیان تیسرا مددگار رہتا ہوں، جب تک کہ وہ ایک دوسرے کے ساتھ خیانت نہ کریں، جب وہ ایسا کرتے ہیں تو میں درمیان سے نکل جاتا ہوں اور وہاں شیطان آجاتا ہے“

اچھے اچھے دین دار لوگ مل کر کاروبار کرتے ہیں پھر تھوڑے ہی عرصے میں مقدمہ اور پنچایتیں بیٹھتی ہیں جہاں ایک دوسرے پر جھوٹ اور بددیانتی کے الزامات عائد کئے جاتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ کا مشہور فرمان ہے ”جس نے دھوکہ دیا وہ ہم میں سے نہیں“ یعنی مسلمانوں اور اہل اسلام سے اس کا کوئی واسطہ نہیں۔ قرآن مجید اس بات کی شہادت دیتا ہے کہ بہت سے حصہ دار ایک دوسرے پر زیادتی کرتے ہیں۔ صحیح مسلم کی روایت ہے ”ہر دھوکہ باز کیلئے قیامت کے دن ایک جھنڈا ہوگا اور جس قدر اس نے دھوکہ دیا ہوگا اسی قدر اس کا جھنڈا اونچا اٹھایا جائے گا۔ خبردار! جو امیر اپنی رعایا سے دھوکہ کرے اس سے بڑا دھوکہ باز کوئی نہیں ہوسکتا“ کیا قوم اور ملک کے ساتھ دھوکہ بازی اور جعلسازی کرنے والوں کو قیامت کی رسوائی کا کچھ بھی خوف ہے؟

بددیانتی اور جعلسازی کی بہت سے اقسام ہیں لیکن ہمارے لیڈروں اور حکمرانوں نے جعلی ڈگریوں کے ذریعے پوری پاکستانی قوم کے چہرے پر جو سیاہی انڈیل دی ہے اس کی پوری دنیا میں کوئی مثال نہیں ملتی اور سونے پر سہاگہ کہ حکومت ان جعلسازوں کی مکمل پشت پناہی کر رہے ہیں جبکہ قرآن حکم دیتا ہے ”اور خیانت کرنے والوں کی پشت پناہی ہرگز مت کرنا“ مسند احمد اور بیہقی کی روایت ہے کہ ”ایک

بندۂ مومن کی فطرت میں خیانت اور جھوٹ ممکن نہیں‘ ابوداؤد کی روایت ہے کہ ’’جو شخص خیانت کرنے والے کی خیانت کو چھپائے تو وہ بھی اسی (خیانت کرنے والے) کی مانند ہے‘‘

اسی طرح ووٹ بھی ایک امانت ہے، جو لوگ جھوٹے اور خائن لوگوں کے حق میں اپنے ووٹ کو استعمال کرتے ہیں وہ بھی دراصل ان کی بدکاریوں میں برابر کے شریک ہیں اور قیامت کے دن ان کے ساتھ مجرموں کی حیثیت سے اٹھائے جائیں گے۔

تجارت اور کاروبار ہو یا عہدے اور منصب کا حصول، کسی بھی مقصد کے لئے جھوٹ اور خیانت دھوکہ اور جعلسازی سے جو رزق حاصل کیا جاتا ہے وہ یقیناً حرام ہی ہوگا۔ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے ’’حرام سے پرورش پانے والا جسم آگ ہی کے لائق ہے‘‘ (مسند احمد) ارشاد نبوی ہے کہ ’’جس نے 10 درہم کے کپڑے بنائے اس میں ایک درہم حرام کا ہو جب تک اس کے جسم پر یہ لباس ہوگا، اسکی نماز قبول نہ ہوگی‘‘

امام مالکؒ سے روایت ہے کہ ’’جس قوم میں خیانت کا بازار گرم ہوگا اللہ تعالیٰ ان پر دشمنی کا خوف اور دہشت مسلط کر دے گا۔ جس سوسائٹی میں ناپ تول میں کمی ہوگی، وہ رزق کی برکت سے محروم ہو جائے گی اور جس قوم نے بدعہدی کی اس پر دشمن کا تسلط بہر حال ہو کر رہے گا‘‘

ہم نے اس خطہ زمین کو اسلام کی تجربہ گاہ کیلئے حاصل کیا تھا جس کا عہد ہمارے آباء واجداد نے کیا تھا۔ 63 سال سے ہم اللہ سے بدعہدی کا ارتکاب کر رہے ہیں۔ خیانت کا بازار بھی خوب گرم ہے جس کی وجہ سے لوگ آٹے اور ضروریات زندگی سے محروم ہیں اور دشمن نے ہر طرف سے ہمیں گھیرا ہوا ہے لیکن ہمارا حال یہ ہے کہ شوقِ جرم بڑھتا گیا ہر تازیانے کے بعد۔